

# انتقاد

انتقاد کے لئے کتاب کے  
دونسخاً آمیزدہ ہے۔

## تغیر قمر اور قرآن مسمیٰ با عجایز القرآن (طبع اول۔ اکتوبر ۱۹۶۹)

از مولانا مدرار اللہ مدرا، مدیر اعلیٰ بفت روزہ "نرانے ملت" مردان۔ قیمت ایک روپیہ پچھتہ ہے۔ یہ رسالہ ایک سوچوالیں صفحوں پر مشتمل صدر جمیعت علمائے اسلام ہوتی، مردان، مولانا مدرار اللہ کے قلم سے ترتیب پاکر ہفت روزہ ندائے ملت کے دفتر سے شائع ہوا ہے، کاغذ بنایت معمولی طباعت گھبیا، تابری شکل میں شباہت 'اعجایز القرآن' کے شایان شان نہیں۔

جیسا کہ کتاب کے نام سے تابر ہے 'تغیر قمر اور قرآن' اس کا موضوع ہے، یہ عجیب بات ہے کہ علمائے کامیک طبقہ اس بات کا مدعا ہے کہ انہاروں کا یہ بیان کہ امریکی انسان چاند پر پہنچ گئے محض لغود سراہ جھوٹ ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے بدیہی واقعات کا انکا جیل و نادافی ہے، جس کی طرف دنیا کی تو جم مختطف نہیں ہو سکتی اور سایی مہل باقی اہل علم کے شایان شان نہیں، ایسے ہی منکرین کے لئے یہ رسالہ کھا گیا ہے، اور حق یہ ہے کہ بڑی محنت اور تحقیق کے ساتھ اس کی تایف عمل میں آئی ہے۔

قرآن حکیم کی روشنی میں قمر کی تغیر پر عالمانہ بحث اس کتاب پر کا مقصد ہے، اس میں چورہ ابواب ہیں آغاز کر دبیں اس بات کی تعریج کی گئی ہے کہ "قرآن حکیم علم و حکمت اور شد و بدایت کی ایک بے مثال کتاب الہی ہے، جو ساری دنیا انسانیت کو مخاطب کئے ہوئے ہے، قرآن خاتم کائنات کا کلام ہے، اس نے کائنات کے تمام علوم اور حقائق اس کے اندر موجود ہیں، یہ قرآن کا اعجاز ہے کہ اس کے مضامین اور علوم کی زد سے انسانی زندگی کا کوئی گھوشت اور کائنات کا کوئی مسئلہ باہر نہیں ہے اور اس کے ایک ایک جملے میں بے پناہ اسرارِ نظرت، علم و حکمت کے خزل نے اور انسانی ارتقا کے بے شمار روز و اشارات موجود ہیں، ..... قرآن یوں تواپے مخاطبین اول عرب کے محاورے میں نازل ہوا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی قرآن نے اپنے الفاظ میں ایسے اشارات بھی رکھے کہ زمانہ مابعد کی نسلیں اور ہر دور کے مخاطبین اپنی اپنی فہم و استعداد اور صلاحیتوں کے مطابق ان سے روشنی حاصل کر سکیں ہے

چھپچھپے پہے یاں گھر بختاتِ خاک .. دفن ہو گانہ کہیں ایسا خزانہ ہرگز ..

اسلامی مفکرین جانتے ہیں کہ قرآن کی خدمت یہ نہیں ہے کہ اس کا تجرباتی علم اور مشاہدات کے ساتھ نے ثابت کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں تعلیم یافتہ طبقہ اسلامی تعلیمات کے بارے میں تردید بلکہ اس میں بنتلا ہو جائے گا کہ نعوذ باللہ قرآن کی تعلیمات ناٹس ہیں کہ وہ تجرباتی علم اور مشاہدات سے ثابت شدہ ت کا انکار کرتی ہیں اور معاذ اللہ قرآن مجید موجودہ سائنسی اور ایکی دوسری بنی نورع انسان کی رہنمائی کرنے سے رہے، حالانکہ اس کے بخلاف قرآن مجید کل انسانوں کی بہادیت و رہنمائی کا صحیح معنوں میں علم برداشت ہے۔

اس تحریر سے مقصود صرف یہ ہے کہ لوگوں پر قرآن کی عظمت کو ظاہر کیا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ لوگوں کا وشوں کو ششوں اور تحریرات کے بعد آج سائنس کائنات کے جن حقائق کی تکمیل پہنچی ہے قرآن پا کرنے سے چودہ سو سال پہلے ایک بنی امی محمد عربی فخر دن عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ سبارک سے ان حقائق کا انکشاف تھا، سائنس آج اس تجھے پر پہنچی ہے کہ انسان کے لئے خلائی پرواز ممکن ہے اور اس کے ذریعے سیاروں تک سکتا ہے لیکن قرآن کے لانے والے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سیاروں اور ستاروں سے بھی آگے ساتوں انوں کی تمام بلندیوں کو پا مال کرتے ہوئے اس مقام بلند پر پہنچے کہ انسان تو در کنار سائنس کے جلد وسائل ہوتے ہوئے بھی ایک سائنسدان کا تصور کبھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ سائنس نے اب یہ اکتشاف کیا ہے بعض سیاروں میں آثار حیات اور جاندار مخلوق موجود ہے اور اس کی پوری قویت ابھی نہیں جو کہیے، لیکن قرآن انہما کے تو اس میں دو مختلف مقامات پر دو آئیتوں میں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ آسمانوں میں جاندار مخلوق موجود ہے سیرنے لکھا ہے کہ وہ مخلوق آسمانوں میں اسی طرح چلتی پھرتی ہے، جس طرح زین پر انسان پلتے ہیں، آج اگر انسان نے تنس کی مد سے سیاروں تک پہنچ کر وہاں جاندار مخلوق کو دریافت کر لیا، تو اس سے قرآن پاک کی بتائی ہوئی چیخت ہر تصریحی ثابت ہو جائیگی اور سائنس کی اس خدمت سے قرآن ہی کا اعجاز ثابت ہو گا۔<sup>(۱)</sup> سورہ شوریٰ کریم<sup>(۲)</sup>

۲۵: وَمَنْ أَيْتَهُ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَابَّةٍ وَهُوَ عَلَى جَمِيعِهِمْ إِذَا شَاءَ رَزِير، اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا ہے اور ان جانداروں کا پیدا کرنا ہے جن کو اس نے نوں جگہ پھیلارکھا ہے اور اللہ تعالیٰ جس وقت چاہے ان کے جمع کر لینے پر قادر ہے۔ (۲) سورہ نحل پارہ ۱۳ و اللہ مُحَمَّدٌ مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَنْ دَابَّةٌ وَمَلَائِكَةٌ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیروہ رے دواب (حیوانات) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور فرشتے بھی اور وہ اپنی برکاتی نہیں کرتے ہے۔<sup>(۳)</sup>  
کتاب کے بقیہ ابواب حسب فیل میں جن کے عنوانات کتاب کے مضمون کی وضاحت کرتے ہیں

- (۱) باب اول : خلا اور آسمانوں کے وجود پر بحث ،
- (۲) باب دوم : فلک کی تعریف اور اس کی حقیقت ،
- (۳) باب سوم : تفسیر خلا اور تفسیر قمر کے شرعی امکانات ،
- (۴) باب چہارم : سورج اور چاند زمین و آسمان کے درسیان میں ،
- (۵) باب پنجم : شام ستارے اور بروج زمین و آسمان کے درسیان ہیں ،
- (۶) باب ششم : سائنس کے اكتشافات قرآن کی صداقت پر گواہ ہیں ،
- (۷) باب میقہتم : وجود باری نحالی پر سائنسدانوں کا یہمان ،
- (۸) باب ششم : امر بحث نے عالم پر پہنچ کر انسانیت کی کون سی خدمت کی ؟
- (۹) باب نهم : ستاروں کے بارے میں سائنس کے اكتشافات ،
- (۱۰) باب دهم : ستاروں پر شرمندی اور سیاسی نقطۂ نظر سے بحث ،
- (۱۱) باب یازدهم : اللہ تعالیٰ کا لا محمد و دعلم اور لا مخدود و کائنات ،
- (۱۲) باب دوازدهم : آسمانوں میں جاندار مخلوق کا وجود ،
- (۱۳) باب سیزدهم : چاند کی تفسیر مرتضی اصحاب کی نظر میں ،
- (۱۴) باب چہاردهم : انسان کی بخات و فلک اور قرآن دنیا یہ انسانیت کو دعوت فرما ان ابواب سے کتاب کی فردیت ظاہر ہے اور اسلامی تعلیمات کے بعض اجزاء کو عالم تک پہنچانے میں بے حد کا آمد ہے افسوس اس بات کا ہے کہ اسلامی کارنامے کو نہایت معمولی اور حدود بہادرنی شکل میں پیش کیا گیا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کو اچھی ترتیب اور اچھی طباعت کے ساتھ لوگوں تک پہنچا جائے تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ چاہ اور قدر کے ساتھ پڑھیں اور حظ انجاہیں۔
- اس رسائے کی تایید و ترسیب میں قرآن پاک کی آیتوں کے حدود مختلف تفہیمیں اقوال صحابہ کرام اور محدثین کی آراء سے خاطر نواہ استفادہ کیا گیا ہے: تبیں امید ہے کہ اس سے طلب اور اہل علم نہاد کے دینی علم میں معنده اضافہ ہوگا، اللہ مولف و ناشر یہیں کو جزا نیہر دے اور دینی نصرت کی مدد و توفیق حطا کرے، آئیں۔